www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

احسان دانش

اے امتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ہماری فرمائش پر جناب احسان دانش نے "محدث" کے "رسولِ مقبول نمبر" کے لیے خصوصی نعت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا اور وہ وعدہ یوں ایفا ہوا کہ ایک طویل ترین نعت صرف قلب و ذہن سے گوہرِ تابدار بن کر وجود میں آئی۔ کاش کاغذ کی کمیابی و گرانی ہمارے آڑے نہ آتی اور ہم اس شاہکار کو مکمل صورت میں قارئینِ محدث کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔ اب اس نعت کے حصہ دوم کے چند بند اس اعلان کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں کہ یہ طویل نعت "دیبانِ رسول اور امت" کے عنوان سے جلد کتابی صورت میں منظرِ عام پہ آ رہی ہے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے کچھ ایسے ہی حالات میں مسدسِ حالی لکھ کر قوم کو جھنجھوڑنے کی کوشش کی تھی اور آج جناب احسان دانش نے دیدبان لکھ کر امت کو آئینہ دکھایا ہے۔ (ادارہ)

اے امتِ غنودہ و انبوہِ بے وقار | چپ کیوں ہے بول پوچھ رہا ہوں میں بار بار
کہتے تھے خود کو تم یدِ قدرت کے شاہکار | اور اب جہاں جہاں ہو غلط گو زبوں شعار

پہلے جو تھی وہ غیرت و جرأت کہاں گئی
اس دل کو کیا ہوا وہ شجاعت کہاں گئی

یہ اتفاق تھا وہ پیمبرؐ ملا تمہیں | صدق و صفا و حلم کا پیکر ملا تمہیں
صادقؓ امین ساقیٔ کوثر ملا تمہیں | آئینہ طبع سیّد و سرور ملا تمہیں

لازم تھا یہ تمہیں کہ بصد شکرِ کردگار
کرتے شعارِ احمدِ مختارؐ اختیار

ظاہر کو دیکھنے میں بھلے آدمی ہو تم | ناواقفِ سرگرمیٔ زندگی ہو تم
انکار و اختلاف پہ مائل سبھی ہو تم | سوچو تو رہروانِ رہِ خودکشی ہو تم

تم میں سے کون بر سرِ پرخاش کیں نہیں
تم امّتیٔ احمدِ مرسلؐ نہیں، نہیں

یہ امتی کی شان نہیں ہے خدا گواہ | یزداں سے اختلاف، نبوّت میں اشتباہ
اس علم و آگہی پہ بھی بنتے ہو کج کلاہ | مدّت سے تم پہ بند ہے خیر و اماں کی راہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جب تک رہے ہو ایک گراں سے گراں تھے تم
اتنا تو سوچنا تھا کہاں ہو کہاں تھے تم

رکھا نہ تم نے خلق و مروت سے دل کو شاد — سینے میں گاہ بغض بسایا گہے عناد
غیروں کی شہ پہ قوم میں برپا کیے فساد — لیکن نتیجتاً نہ بر آئی کوئی مراد

ہو منصب بلند تو آ گھیرتے ہیں لوگ
معزول دیکھتے ہیں تو منہ پھیرتے ہیں لوگ

تھے کل جو درسِ علم و بصیرت کے واسطے — زینہ بنے ہیں کفر و ضلالت کے واسطے
چھانٹا گیا تھا جن کو امامت کے واسطے — ایماں فروش ہو گئے دولت کے واسطے

انسانیت سے رُوح کے رشتے کو توڑ کر
پھرتے ہیں خوار دامنِ قرآں کو چھوڑ کر

غلبہ تمہارے دین پہ دنیا نے کر لیا — قبضہ خرد پہ ساغر و مینا نے کر لیا
پردہ تمہاری آنکھ سے عقبیٰ نے کر لیا — بے نور خود کو دیدۂ بینا نے کر لیا

ہاتھوں سے تم نے عدل و مساوات کھو دیے
جو عرش آشنا تھے خیالات کھو دیے

حجِ حرم کو عرس کا میلہ سمجھ لیا — خیرات کو مصارفِ بیجا سمجھ لیا
سجدوں کو شرمناک تماشا سمجھ لیا — حیراں ہوں کہ تم نے کسے کیا سمجھ لیا

ڈھولک نے بابِ قلب کی زنجیر کھول دی
خاکِ مزار اٹھائی تو سونے میں تول دی

تم نے جہادِ سا و عنا ترک کر دیا — احساسِ غم، ملالِ جفا ترک کر دیا
یعنی اصولِ مہر و وفا ترک کر دیا — سورج سے اکتسابِ ضیا ترک کر دیا

ٹپکا جو احتساب لٹیروں میں جا چھپے
تم چھتریاں لگا کے اندھیروں میں جا چھپے

تم فطرتاً ہوائے افسر و اورنگ کے غلام — پاکیزگی پہ تم نے تراشے ہیں اتہام
تم نے لیا نبیؐ کے نواسوں سے انتقام — تم میں نہیں مقامِ محمدؐ کا احترام

راضی ہوا نہ کوئی حصولِ بہشت پر
افسوس تم پہ اور تمہاری سرشت پر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ